UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232830
UNIVERSAL
LIBRARY

ما شاء الله لا قوة الا بالله

درین ایام سعادت فرجام بفضل ایزد منعام گلدستهٔ اوصاف رسول کریم مسمی به

خلق عظیم

باهتمام ارجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافته خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۸۶ مطبوع گردید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ف ۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلًا اَلَّذِیْ قَالَ فِیْ شَانِہٖ وَاِنَّکَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ عَلَیْہِ اَلْفُ اَلْفِ صَلَوٰتٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَبَدًا اَبَدًا
بعد اسکے جانا چاہیے کہ خلق نیک کی تعریف قرآن احادیث مین بہت آئی ہی اور باعث
فلاح دارین ہی اسلیے اس فقیر محمد قطب الدین نے چاہا کہ کچھہ فضائل اوسکے کہ
کچھ بیش اس مختصر مین نہین اور بعض اخلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لکھون تاکہ لوگ
اوسکا کرین اور کمال اور عالی رتبہ اپکا جانین اگرچہ کتابین اکثر اس فن کی بہت سی ہین لیکن مختصر
فائدیکی بہت [illegible] ہم سبکو اس سے نفع دا اور نام اس رسالہ کا خلق عظیم رکھا فصل تفسیر
[illegible] مین بیچ تفسیر آیۃ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے لکھا ہی کہ مراد خلق سے دین اسلام ہی کہ کوئی دین
[illegible] پسندیدہ اور پیارا اللہ تعالے کے نزدیک اسلام کے برابر نہین ہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ
[illegible] نے کہا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ یعنے جو کچھہ قرآن مین ہی اوسپر آنحضرت عمل کرتے تھے اور
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ [illegible] نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَتَمَامِ
محاسن الافعال اور براء صحابی کہتے ہین کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
[illegible] النَّاسِ [illegible] اَحْسَنَہُمْ خُلُقًا لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ
[illegible] کہتے ہین کہ خدمت کی [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی دس [illegible]

ف ۱ سب تعریف اللہ کو جس نے بھیجا ایسا رسول کہ فرمایا اوسکی شان مین کہ بیشک تو بڑے خلق پر ہی ہزارون ہزار لاکھون رحمتین خدا کی ہوئین اوپر اوسکی آل اور یارون اور پیروون پر ہمیشہ ہمیشہ ۱۲
ف ۲ اور بیشک تو ہر آئینہ بڑے خلق پر ہی ۱۲
ف ۳ تھا خلق آپ کا قرآن ۱۲

۲

ن کہا مجکو واسطے کسی چیز کے کہ کی مینے کیون کی تونے اور نہ واسطے
کیون نہ کی تونے اور تھے رسول علیہ السلام بہت اچھے سب لوگون مین
اور نہین چھوا مینے خز کو کبھی اور نہ حریر کو اور نہ کسی چیز کو کہ بہت نرم ہو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتیلی مبارک سے اور نہین سونگھا مینے مشک کو اور نہ عطر کو کہ خوشبو
زیادہ رکھتا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے اور عبداللہ بن عمر رض کہتے ہین کہ نہ تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین تھے فحش گو طبعی اور نہ فحش گو بتکلف اور فرماتے تھے آپ خیارکم
احسنکم اخلاقا یعنی اچھے تم مین وہ ہین جو بہت اچھے اخلاق رکھتے ہون اور انس رض کہتے ہین
کہ ایک عورت یعنی بڑھیا سامنے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک راہ مین مدینہ کی
راہون مین سے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کچھ آپ سے عرض کرنا ہے فرمایا اے ام فلان بیٹھ جا جس
مدینہ کے کوچے مین چاہے تو مین بھی بیٹھ جاونگا تیرے پاس پس جا بیٹھی وہ پس بیٹھے اوسکے پاس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تک کہ تمام کی اوسنے عرض معروض اپنی اور یہ بھی انس رض نے
کہا کہ تھی ایک لونڈی مدینے والونکی لونڈیون مین سے پکڑتی وہ ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور لیجاتی آپکو جدھر چاہتی یعنی عرض حال کرنیکے لیے اور یہ بھی انس رض نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسی شخص سے تو نہ چھوڑاتے آپ ہاتھ اپنا اوسکے ہاتھ سے یہان تک کہ
وہی چھوڑاتا ہاتھ اپنا اور نہین پھیرتے مونھ اپنا اوسکے مونھ سے یہان تک کہ وہی پھیرتا مونھ اپنا
اور نہین دیکھا گیا کہ آپ اپنے زانو بڑھا کر بیٹھیں ہمنشینون سے یعنی برابر سب کے بیٹھتے متکبرون کی طرح
آگے بڑھ کر کسی سے نہ بیٹھتے اور عائشہ رض نے کہا کہ نہین مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے ہاتھ سے کسیکو مگر یہ کہ جہاد کرتے راہ خدا مین تو کافرونکو مارتے اور نہین مارا اپنے خادم کو
اور نہ کسی عورت کو اور انس رض نے کہا کہ چلا جاتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
اور حالمین کہ [illegible]
[illegible]

علیہ وآلہ وسلم کی گردن کے کنارے کی طرف کہ اوسمین نشان ڈالد

نے بسبب کھینچنے اوسکے زور سے پہر کہا اوسنے ای محمدؐ حکم کر میرے لیے

جو تیرے پاس ہی بیس التفات کیا اوسکی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکم کیا اوسکے لیے دینے کا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ اَثقَلَ شَیٔیٍ فِی مِیزَانِ

المُؤمِنِ یَومَ القِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللہَ یُبغِضُ الفَاحِشَ البَذِیَّ اور

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہی لوگونکو

بہشت مین وہ ڈر اللہ کا ہی اور اچھا خلق جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہی لوگونکو

آگ مین وہ دو خالی چیزین ہین یعنے مونہہ و ستر اور فرمایا لَا عَقلَ کَالتَّدبِیرِ وَلَا وَرَعَ

کَالکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسنِ الخُلُقِ اور فرمایا اِنَّ المُؤمِنَ لَیُدرِکُ بِحُسنِ خُلُقِہٖ

دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیلِ وَصَائِمِ النَّہَارِ اور فرمایا ڈر اللہ سے جہان ہووی تو یعنے خلوت

اور جلوت اور سفر اور وطن مین اور پیچھے لا برائی کے بھلائی کو کہ مٹا ویگی بھلائی برائی کو اور

معاملہ کر لوگون سے ساتھہ نیک خلقی کے اور جب آئینہ دیکھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ حَسَّنتَ خَلقِی فَاَحسِن خُلُقِی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی

کہ جب آنحضرتؐ آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنتَ خَلقِی فَاَحسِن خُلُقِی وَحَرِّم

وَجھِی عَلَی النَّارِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرتؐ وقت آئینہ دیکھنے کے یہ دعا پڑھتے تھے

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی حَسَّنَ خَلقِی وَخُلُقِی وَزَانَ مِنِّی مَا شَانَ مِن غَیرِی اور بلاشبہہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بُعِثتُ لِاُتَمِّمَ حُسنَ الاَخلَاقِ اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین

تمہارے اچھون کی کہا صحابہؓ نے ہان فرمائیے فرمایا اچھے تمہارے وہ ہین کہ بہت بڑی ہون

[illegible] اور بہت اچھے ہون خلق اونکے اور انسؓ سے روایت ہی کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ

[illegible] بہت اچھے لوگون مین از راہ خلق کے ایک روز مجکو کسی کام کے لیے جانیکو ارشاد فرمایا پس

[illegible] قسم خدا کی نہین جانیکا مین اور میرے دل مین یہ تہا کہ جاؤنگا مین اوس کام کے لیے کہ

کہ حکم کیا انھونے مجکو او سکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نکلا مین واسطے اوس کام کے لیے یہان تک کہ [illegible] پس ناگہان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] پکڑی گردن میری پیچھے سے یعنے از راہ خوش طبعی کے پس دیکھا مینے طرف آنحضرت کے [illegible] کہ آپ ہنستے تھے پس فرمایا کہ ای انیس چلا تو جہان کا حکم کیا تھا مینے تجکو عرض کیا مینے کہ ہان جاتا ہون مین یا رسول اللہ یہ روایت صحیح مسلم مین ہی اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ بیچ خدمت مین آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حال مین کہ مین آٹھ برس کا تھا خدمت کی مینے آپکی دس برس پس نہین ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ تلف ہو گئی میرے ہاتھہ سے پھر اگر ملامت کرتا مجکو کوئی اونکے گھر والون مین سے تو فرماتے چھوڑ دو اسکو جو تقدیر مین تھا وہ ہوا اور انس رضی بیان کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال کہ آپ خبر پرسی کرتے بیمار کی اور ہمراہ جاتے جنازے کے اور قبول کرتے دعوت غلام کی اور سوار ہوتے حمار پر دیکھا مینے آپکو دن خیبر کے

۵ سوار حمار پر کہ باگ اوسکی کھجور کے پوست کی تھی اور حضرت عائشہ رضی کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گانٹھ لیتے تھے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا اور کام کرتے اپنے گھر مین جیسا کہ کام کرتا ہی کوئی تم مین سے اپنے گھر مین اور کہا عائشہ رضی نے کہ تھے آنحضرت صلعم ایک آدمی آدمیون مین سے یعنے جیسے اور آدمی ہین ویسا ہی حضرت اپنے تئین جانتے کچھہ مشیخت نہ لگاتے اپنے تئین باوجود ایسے عالی نسب ہونیکے جوئین دیکھتے کپڑے مین اور دوہتے دودھ اپنی بکری کا اور خدمت کرتے نفس اپنے کی اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک عالم یہودی تھا کہ اوسکے کچھہ دینار آنحضرت کے ذمہ پر قرض تھے پس اوسنے تقاضا کیا آپ سے آپنے اوسکو فرمایا کہ ای یہودی نہین ہی میرے پاس کچھہ کہ دون مین تجکو یعنے بالفعل نہین ہی جب کچھہ آجاویگا تو ادا کرونگا اوسنے کہا کہ مین نہین [illegible] تمہارے پاس سے ای محمد یہان تک کہ دو تم مجکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اب مین بھی بیٹھتا ہون تیرے ساتھہ پس بیٹھے آپ [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر اور [illegible] اور [illegible] فجر کی یعنے پانچون نماز [illegible] مین [illegible] کہ آپ نماز پڑھتے اور [illegible]

پاس ہو بیٹھے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے اوسکو دھمکاتے یعنے خفیہ پس حضرت ٥
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معلوم کیا دھمکانا اصحابہ کا منع کیا اونکو دھمکانے سے
پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہودی قید کرے آپکو ہمکو کیونکر نہ آورے پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو رب میرے نے اس سے کہ ظلم کروں ذمی
اور غیر ذمی پر پس جب دن چڑھا کہا یہودی نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدھا مال میرا اللہ کی راہ مین تصدق ہی آگاہ ہو جیو قسم خدا کی نہین کیا مینے
آپ کے ساتھہ یہہ معاملہ مگر اسلیے کہ دیکھون طرف تعریف آپ کے جو توریت میں ہی یعنے
فقط امتحان کرتا تہا کہ آپکی تعریف جو توریت مین ہی آپ مین پائی جاتی ہی یا نہین کہ توریت مین
یہہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدایش کی مکہ مین ہی اور جگہہ اوسکی ہجرت کی طیبہ یعنے مدینہ
مین اور ملک یعنے سلطنت اوسکی شام مین ہی یعنے غلبہ اسلام کا وہان بہت ہوگا نہین ہوگا
بدگو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارونمین یعنے مانند بازاریونکے اور نہ بتکلف فحش گو اور ٦
بدگو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہہ میرا مال موجود ہی پس حکم
کیجیے اسمین ساتھہ اوس چیز کے کہ حکم کرے تمکو اللہ اور تہا وہ یہودی بہت مال والا روایت کی یہہ
بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین اور عطا بن یسار سے منقول ہی کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے کہا مینے خبر دو مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت سے جو توریت مین ہی
کہا اونہون نے ہان خبر دیتا ہون مین تجکو قسم خدا کی تحقیق وہ صفت کیے گئے ہین توریت مین ساتھہ
بعض صفت کے جو قرآن مین ہی يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا
وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّ
لَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ
يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہہ سب باتین
درر اور مشکوۃ مین سے لکھی ہین ف ان دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ ہما

نبی برحق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتیں اور خبریں [illegible] ہیں لکھی ہیں اور ایسا ہی عبداللہ بن
سلام جو یہود [illegible] ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی صفتیں توریت میں دیکھ کے اور منطبق آپ پر کرکے مشرف بہ اسلام ہوئے علے ہذا القیاس
اکثر کتب سماوی میں آپکی صفات حمیدہ اور نبی برحق ہونا آپکا مذکور ہے اب جو کوئی قائل
آپکی نبوت کا نہو وہ بڑا بدبخت ہے اور اوپر کی روایت سے یہ نکلے معلوم ہوا کہ صبر کرنا اور
نرمی و خوش اخلاقی کرنی باعث مطلب پانے کی ہے چونکہ حضرتؐ نے صبر کیا اور نرمی اور
حسن اخلاقی اختیار کی اوس یہودی کا دل موم ہو گیا اور راہ حق پر آگیا حدیث شریف میں
آیا ہے کہ اللہ نرمی کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو اور دیتا ہے نرمی سے وہ چیز کہ نہیں
دیتا ہے سختی سے اور وہ چیز کہ نہیں دیتا ہے سوائے سختی سے لاریب فیہ نرمی ایسی چیز ہے بعضے علما
ربانیین کو بھی تجربہ اسکا ہوا ہے جیسے ہمارے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ کے وقت
میں بھی اسکا تجربہ ہوا کہ ایک رافضی شاہ صاحب کے مکان کے پاس رہتا تھا اوسکو شرح ملا ۷
میں ایک مقام حل نہیں ہوتا تھا اوسکا ایک یار منصف تھا اوسنے اوسسے کہا کہ بھائی تمھارے
مذہب کا کوئی عالم نہیں ہے جس سے عقدہ کشائی تمھاری ہو شاہ عبدالعزیز پاس چلو وہ
ابھی او سمجھا دینگے وہ شخص شاہ صاحب کی شان میں سخت سست بکنے لگا دوسرے روز پھر اوسنے
تنگدلی اپنی بیان کی بسبب نسمجھنے مقام لاحل کے اور اوسکے یار نے پھر کلام سابق کہا اور وہ
شاہ صاحب کو برا بھلا کہنے لگا اور یہ خبریں شاہ صاحب کو پہنچتی رہتی تھیں تیسرے روز انجام قیل
وقال کے طوعا وکرہا وہ آیا یہ کہکر کہ خیر چلو بانچا نہیں مجھے تو جاتے ہی ہیں ضرورت کیلئے
جب وہ آیا تو شاہ صاحب نے بہت خاطرداری اوسکی کی اور تقریر سہل و واضح سے اوسکو وہ مقام
ایسا سمجھا یا کہ اوسکے دل کی گلجھڑی نکل گئی اور توفیق و مدد اللہ تعالے کی دستگیر اوسکی ہوئی
[illegible] سے کہا ایک سبق [illegible] مقرر ہو جائے آپنے فرمایا کہ تم ہمارے
[illegible] وقت مقرر [illegible] کو پڑھا دیا کریں گے [illegible]

اون ہدایت تک آپ سے پڑھنے لگا جب شرح ملا تمام ہوئی تو شاہ صاحب نے علم اصول
پڑھایا اصول کے قواعد سے وہ گھبرا اور ہدایت پائی بعد چند روز کے جو وہ بیمار ہوا تو کسیکو
بھیجا کہ میرے اوستاد بزرگوار کو بلا لا شاہ صاحب اوسکے پاس گئے تو اوسنے کہا کہ مولنا صاحب
مینے آپکو اسلئے بلایا ہے کہ جب سے مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو مینے توبہ کی مذہب باطل
اپنے سے مین وصیت کرتا ہون کہ مین مرون تو میرے قرابتی میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگاوین
آپ اپنے شاگردون سے میری تجہیز و تکفین فرمائیگا پس یہ نتیجہ اوسکی خوش اخلاقی
کا ہوا کہ اوسنے راہ حق پائی مولنا یعقوب صاحب علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ دیکھو اگر شاہ صاحب
بھی مثل اوسکے سختی سے پیش آتے تو وہ کاہیکو راہ یاب ہوتا نرمی نے اوسکو گھیر لیا صدق
اللہ و صدق الرسول اللھم ارزقنا الرفق و حسن الاخلاق و رضاک آمین حاصل
یہ کہ حسن خلق برتنا لوگون سے محمودترین افعال و وضع صلح سے اور باعث قبولیت کا دارین
مین ہے اور حقیقت حسن خلق مین اقوال علما کے بہت ہین منجملہ خدا ان کے یہ ہے کہ حسن نام سنوارنا
اور اچھا کرنا باطن کا ہے اور وہ حاصل ہوتا ہے اچھے ہونے چار قوتون سے کہ وہ علم اور خشم اور شہوت
اور عدل ہین اسلئے کہ جب قوت علم کی اچھی ہوگی تو حق کو باطل سے اور نیک کو بد سے سب
چیزون مین امتیاز کریگا اور اچھا کرنا خشم اور شہوت کا متابعت شریعت و طریقت سے ہے
اور عدل اور میانہ روی سب کا ہونا موافق شریعت و طریقت کے برتے البتہ جو فعل اور
قول کہ اوس سے صادر ہونگے محمود اور موافق شریعت اور طریقت اور مروت اور عقل کے ہونگے
اور یہی سب حسن خلق ہے اور بعضون نے ہمارے سنورنیکی یون تقریر کی ہے کہ باطن جب سنورتا
ہے کہ مفسدات قلب کے مثل عقائد باطلہ اور حسد اور بغض و کینہ اور عداوت اور حب دنیا
وغیر ذالک قلب سے دفع کرے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے امام غزالی رحمہ اللہ کے قول سے کہ اونھون نے
کہا اگر کہے تو کہ کیا علاج ہے دفع کرنے شیطان کا اور آیا کفایت کرتا ہے اسکے لیے ذکر اللہ اور کہنا
انسان کا لا حول و لا قوۃ الا باللہ تو جان لے کہ علاج اسکا یہ ہے کہ بند کرے راہین داخل ہونے شیطان کی

اور پاک کرے قلب کو صفات ... آدمی ... کی صفت بد مگر کہ وہ ہتیار
شیطان کا ہی ... شیطان کی بات ... دور ہو جاویگی قلب سے جڑین ان صفات
بد کی اور آویگی قلب مین شیطان کے وسوسے تو اونکو ٹھیراو دل مین نہین ہوگا اور رد کریگا اونکو
ذکر اللہ تعالے کا واسطے کہ حقیقت ذکر کی نہین ٹھرتی ہی قلب مین مگر بعد آباد ہونے دل کے ساتھ
تقوی کے اور بعد پاک کرنے اوسکے صفات بد سے الا ہوتا ہی ذکر حدیث نفس کی یعنے وسوسہ
اوسکا نہین تسلط ہوتا ہی اوسکو قلب پس نہین دفع ہوتا ہی اوس سے تسلط شیطان کا اور اسیلیے فرمایا
اللہ تعالے نے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا خاص کیا گیا یہ
ساتھ تقوی اور متقی کے اور مثال شیطان کی مانند کتے بھوکے کی ہی کہ پاس آوے تیرے پس اگر
نہو گی آگے تیرے گوشت روٹی بھاگ جاویگا تیرے دھتکارنے سے پس مراد دھتکارنا دفع کردیگا
اوسکو اور اگر ہو آگے تیرے گوشت اور ہووہ بھوکا بلا شبہہ ٹوٹ پڑیگا گوشت پر اور دفع
نہین کریگا اوسکو دھتکارنا پس جو قلب خالی ہو قوت شیطان سے بھاگ جاویگا اوس سے ذکر سے
پس اسیر شہوت جب غالب ہو گی قلب پر پڑیگی حقیقت ذکر کی طرح حاشیہ قلب کے پس نہین ٹھہریگی
اندر قلب کے پس ٹھیریگا شیطان اندر دل کے اور اسیر قلوب متقیون کے جو خالی نہین ہوئی ہین
صفات بد سے پس اونہین راہ نہین پاتا ہی شیطان بسبب شہوات کے بلکہ بسبب خالی ہونے اونکے
ذکر سے بسبب غفلت کے پس جب ذکر کرنے لگتا ہی تو ہٹ جاتا ہی شیطان اور دلیل اسکی
قول اللہ تعالے کا ہی فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور تمام آیتین اور اخبار جو وارد ہین ذکر مین اور کہا
ابو ہریرہ رضہ نے کہ ملا شیطان مومن کا کافر کے شیطان سے پس شیطان کافر کا فربہ چکنا چپڑا تھا
لباس پہنے ہوئے اور شیطان مومن کا دبلا پتلا سر کے بال پریشان ننگا بدن سے پس کافر
کے شیطان نے مومن کے شیطان سے کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اوسنے کہ مین ایسے شخص کے ساتھ
ہون کہ جب کھاتا ہی بسم اللہ کہتا ہی پس بھوکا رہ جاتا ہون اور جب پیتا ہی بسم اللہ کہتا ہی
پیاسا رہ جاتا ہون اور جب تیل لگاتا ہی سر مین بسم اللہ کہتا ہی مین پریشان بال

رہ جاتا ہون اور جب کپڑا پہنتا ہی بسم اللہ کہتا ہی پس ننگا رہ جاتا ہون مین کافر کے شیطان نے کہا کہ مین تو ایسے شخص کے ساتھ ہون کہ نہین کرتا وہ کچھہ اون چیزون مین سے کہ تو نے ذکر کیا پس مین شریک ہوتا ہون اوسکے کھانے اور پینے اور لباس وغیرہ مین اور محمد بن واسع کہ بہت بزرگ ہین پڑھتے تھے ہر دن بعد نماز صبح کے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَلَّطْتَ عَلَیْنَا عَدُوًّا بَصِیْرًا بِعُیُوْبِنَا یَرٰنَا ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا نَرٰھُمْ اَللّٰھُمَّ فَاٰیِسْہُ مِنَّا کَمَا اٰیَسْتَہٗ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَقَنِّطْہُ مِنَّا کَمَا قَنَّطْتَہٗ مِنْ عَفْوِکَ وَ بَاعِدْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ جَنَّتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس ایک آدمی کی صورت بن کر آیا ابلیس ایکبار مسجد کی راہ مین اور کہا ای ابن واسع آیا پہچانتا ہی تو مجکو کہا ابن واسع نے کہ کون ہی تو کہا اوسنے لعین ہون یعنی شیطان ہون جو سب لعنت کرتے ہین مجکو کہا ابن واسع نے کہ کیا چاہتا ہی تو کہا ابلیس نے کہ یہ چاہتا ہون کہ نہ سکھاوے تو یہ دعا کسیکو کہا ابن واسع نے کہ واللہ نہین منع کرونگا مین اوس شخص کو کہ پڑھے اسکو پس کر اب جو چاہے تو اور فرمایا ۱۰

علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین چلتا ہی شیطان اوس راہ مین کہ چلتا ہی اوسمین عمر اور یہ اسلیے تھا کہ دل اونکا پاک تھا شیطان کے دخل سے اور اوسکی قوت سے کہ وہ شہوات ہین پس جب کہ چاہو تم مین کہ دفع ہو تمسے شیطان برے کرسے جیساکہ دفع ہوا عمر سے تو ہوگا یہ محال تو مانند اوس شخص کے کہ طمع کرے واسطے پینے مین پہلے پرہیز کرنیکے اور معدہ بھرا ہو غلیظ کھانون سے اور طمع کرے اسکی کہ نفع دے تجکو دوا جیسیکہ نفع دیا اوسکو کہ پی دوا بعد پرہیز کرنیکے اور خالی ہونے معدہ کے پس ذکر اللہ دوا ہی اور تقوی پرہیز کرنا ہی کہ خالی کرتا ہی دل کو شہوات سے پس جب اوتریگا ذکر اللہ اوس دل مین کہ خالی ہو غیر ذکر اللہ سے دفع ہوگا اوس سے شیطان جیسیکہ دفع ہوتی ہی بیماری اوترنے دوا سے اوس معدہ مین کہ خالی ہو کھانون سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ یعنے بلاشبہ اسمین البتہ نصیحت ہی اوسکے لیے کہ ہو اوسکے لیے دل خالی برائیون سے اور علاج حاصل کرنے اس صفت یعنی حسن

فائدہ ۱۱ بیچ بیان صفات اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خلق کا یہ ہی کہ جو کچھ کہ افعال اور اقوال اور اخلاق بہت ہیں اور نفس اونکے کرنیکا حکم کرے تو خلاف
اوسکے عمل میں لاوے ہوتے ہوتے سب اخلاق ویسے پسندیدہ اور عادت ہو جاوینگے
اور علاج اسکا یہ ہی کہ جو خلق حسن رکھتے ہیں کہ وہ مقرب اور طالب مولی ہیں اونکی صحبت میں بہت
رہی ضرور تاثیر صحبت کی ہوگی اور سنت اور سیرت رسول علیہ السلام کی کہ اوپر مذکور ہوئی ہمیں
ملحوظ رکھے اور اون پر عمل کرے کہ اصل سبکی یہ ہی اور حضرت کی سیرت ملحوظ رکھنے کے لیئے
ایک حدیث جامع بھی کافی ہی ابو سعید خدری رضی نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانور
کو گھانس دیتے اور اونٹ کو باندھتے اور گھر کو جھاڑتے اور بکری کو دوہتے اور پاپوش گانٹھ لیتے اور کپڑے کو پیوند
کرتے اور اپنے خادم کے ساتھ کھانا کھاتے اور جب خادم ماندہ ہوتا اپنے ہاتھ سے اناج پیستے یا اور کسی
مدد کرتے اور بازار سے جو کچھ خریدتے اپنی چادر میں گھر میں لاتے اور درویش اور تونگر اور بزرگ
اور خرد سے پہل ساتھ سلام کے کرتے اور مصافحہ کرتے اور درمیان آزاد اور غلام اور
سیاہ و سفید کے فرق نکرتے اور کپڑے رات دن کے ایک ہی رکھتے اور جو عاجز اور خاک آلودہ
اونکی دعوت کرتا تشریف لیجاتے اور جو کچھ آگے لے آتا اگرچہ تھوڑا ہو تو حقیر نجانتے اور
کھانا شب کا صبح تک نرکھتے اور کھانا صبح کا شام تک نرکھتے نیک خو کریم طبع نیک معاش
کشادہ لب خندہ اور غمگین بے ترش رو اور متواضع بے ذلت اور باہیبت بے سختی اور سخی
بے اسراف تھے اور سبھوں پر رحیم اور نرم دل رہتے اور ہمیشہ سر جھکائے رکھتے بغیر از راہ عاجزی
و تواضع کے اور کسی شخص سے اور کسی چیز کی توقع اور طمع نرکھتے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابداً
ابداً انتہی پس جو کوئی سعادت دو جہانی چاہے اسکی پیروی کرے اور حقوق لوگونکے موافق
شرع اور طریقت کے ضائع نکرے اور مجمل حقوق تمام خلائق کے آپسمین یہ ہیں کہ کسی مسلمان کو خواہ
زندہ ہو خواہ مردہ حقیر نجانے اور دنیا کو دین پر مقدم نرکھے اور بے تجربہ کے ہر ایک پر اعتماد نکرے
اور حقیقت ... الا مکان کسیکے آگے نہ لیجاوے اور حاجتین اونکی جہان تک ہوسکے
روا کرے ... کسی ... نہ لیجاوے اور قول و فعل مؤمن کو جب تک ہوسکے حمل ... پر

۱۳

نیک سپر کرے اور اگر کوئی کچھ دیوے تو دشمن اوسکا نہو جاوے اور لوگونکی ایذا پر تحمل کرے
اور درپے بدلہ دینے برائی اونکے نہو اور اگر صبر نہو سکے تو بدلہ برابر لے اور آپ ایذا کسیکو
نہ پہنچاوے اور اشرار کی صحبت سے دور رہے اور سوے اہل علم اور صلاح کے صحبت نرکھے
اور پیروی اونکی بھلائی مین کرے اور شر کو نادیدہ و نشنودہ جانے اور برائی کے کرنیوالونکو
نرمی سے منع کرے اور ہر مجلس و مجمع مین حاضر نہو اور ٹھٹھے اور خوش طبعی سے دور رہے
اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کرے کہ افراط و تفریط سب جگہہ بری ہے اور چاہیے کہ
با وقار بے تکبر رہے اور متواضع بے ذلت ہو اور فحش اور غیبت اور مانند انکے کی خو نکرے
اور زیادہ گوئی سے دور رہے اور سوے سخن مفید دین یا دنیا کے کسی سے نکہے اور عیوب
لوگونکے پوشیدہ رکھے اور متجسس اپنے عیبونکا ہو کر اونکے دفع مین کوشش کرے اور کسیکو ہاتھ
اور زبان سے ایذا نہ پہنچاوے مگر کہ امر شرعی مین ہو تو ضرر نہین اور صحبت اہل دنیا اور اہل معاصی سے پرہیز
کرے اور خلائق کی واہیات باتون پر کان نلگاوے یعنے سنے نہین اور اپنے سے کم رتبہ پر 12
نظر کر کے ہر حال مین صابر و شاکر اور متوجہ الی اللہ رہے اور اپنے سے اعلی پر نظر کر کے مشغول رہے
اور حاسد نہو اور خیرخواہ خلائق کا رہے اور امر بالمعروف اور نہی منکر سے عند القدرت
نرہے مگر کہ خوف جان اور مال اور آبرو کا ہو تو اس صورت مین کراہت دلی اوس امر اور اوس
شخص سے کافی ہے تمام ہوا مضمون بحر العلوم کا اور کچھہ حدیثین فضائل اخلاق کی مشکوۃ سے
زائد کی گئین ہین اور تفسیر مدارک مین لکھا ہے اسی آیہ کریمہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے تفسیر
مین کہا بعض نے وہ یہ خلق ہے جو حکم کیا اللہ تعالے نے اپنے قول مین خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ یعنے اختیار کر عفو کو اور حکم کر اچھی بات کا اور موڑ منہ جاہلون سے حاصل
یہ کہ ان باتون پر عمل کرنا خلق عظیم تھا اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کان خلقه القرآن یعنے جو کچھہ کہ
مکارم اخلاق قرآن مین مذکور ہین حضرت مین سب پائے جاتے تھے اور آپ عامل اونکے تھے اور
حضرت کے خلق کو جو بڑا فرمایا اسلئے کہ دونون جہان سے غرض نرکھی اور کبیر و صغیر سے پایا اونکے

انتہی اور تفسیر روح البیان مین اس آیۃ کریمہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ [illegible] مخلوق مین سے تعریف

حضرت کی نہین کر سکتا بسبب متخلق ہونے حضرت کے ساتھ اخلاق اللہ کے پر اسی سبب سے آپ کفار

کی ایذا کے متحمل ہوتے تھے کہ کوئی بشر و ایسا متحمل نہو سکے اور آپ صبر کرتے تھے اللہ تعالی کی مدد سے

جیسا کہ فرمایا واصبر وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے صبر کر اور نہین ہی صبر تیرا مگر اللہ کی مدد سے

اور امام [illegible] نے [illegible] ہین کہ خلق ایک ملکہ نفسانیہ ہی کہ جسمین وہ ہوتا ہی اوس پر اچھے افعال کرنے

سہل [illegible] ہی [illegible] کرنا اچھے افعال کا اور چیز ہی اور اونکا سہل ہونا اور چیز ہی پس وہ حالت کہ

باعتبار اوسکے حاصل ہو یہ سہولت اوسکو خلق کہتے ہین اور خلق اسکا نام رکھا بسبب راسخ

و ثابت ہونے اوسکیکے کہ ہوا وہ بمنزلہ اوس خلقت کے کہ مجبول ہوتا ہی اوس پر انسان اگرچہ

محتاج ہی وہ ملکہ راسخ ہونے مین طرف بہت مجاہدہ اور ریاضت کے اور اسیلیے کہا ہی علما نے

کہ خلق بدل جاتا ہی بسبب مصاحبت اور معاملہ کے کہ خلق اچھا برا ہو جاتا ہی اور برا اچھا

بحسب حال مصاحبون کے عمل کرنیکے اونکے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ

فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ اور فرمایا لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْاَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ الخ اور اسی سبب

سے ہی مصاحبت نیکون کی اچھی کہ حکم ہی اوسکے حاصل کرنیکا اور مصاحبت بدونکی بری

ممنوع اور اسیہی بدل جاتا ہی خلق کوشش کرنے سے اوسکے اسباب مین اسیلیے ارواح کے طبیبون

نے تصنیف کی ہین کتابین علم اخلاق مین واسطے بیان کرنے اون چیزون کے کہ باعث صحت

روحانی کی ہین اور اون چیزون کے کہ مرض روحانی ہین جیسیکہ بدن کے طبیبون نے کتابین

علم ابدان مین لکھی ہین واسطے بیان سبب ہر مرض کے اور اوسکے علاج کے اور مفرد بیان فرمایا

خلق کو اور صفت لائے اوسکی عظیم سے جیسا کہ صفت لائے قرآن کی عظیم سے یا کہ [illegible] کرین آپ حضرت

علیہ السلام کا [illegible] جہت [illegible] واسطے تمام اچھے خلقون کے جمع تہا آپ مین شکر نوح کا اور خلقت

ابراہیم کا اور اخلاص موسی کا اور صدق وعدہ اسمعیل اور صبر یعقوب و ایوب کا اور عذر کرنا

داؤد کا اور [illegible] سلیمان اور عیسی کی غرض یہ اخلاق تمام انبیاء علیہم السلام کے [illegible]

۱۳۱

اور اہل بدعت

عارفین نے کہ لِکُلِّ نَبِیٍّ فِی الْاَنْبِیَآءِ فَضِیْلَۃٌ وَجُمْلَتُہَا مَجْمُوْعَۃٌ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ اور اسیسہی جامع
ہی اسی سبکہ قول عائشہ رضہ کا کہ جب اونسے پوچھا خلق آنحضرت علیہ السلام کا تو اونھون نے کہا کہ
کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن یعنے جو اچھے اخلاق قرآن مین ہین آنحضرت اون پر عمل کرتے تھے اور جو
ممنوعات ہین قرآن مین اون سے بچتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت عائشہ رضہ نے [illegible]
پوچھنے والیکے جواب مین کہا الست تقرأ القرآن قد افلح المؤمنون یعنے پڑہ دس آیتین
سورہ مومنون کی بیس خلق حضرت کا تھا اور محمد بن حکیم ترمذی نے فرمایا کہ کوئی [illegible]
محمد علیہ السلام کے خلق سے یہ تھا کہ اپنی خواہش سے ست بردار ہوئے اور اپنی تئین بالکل [illegible] حق تعالی
کے کیا اور امام قشیری نے کہا کہ آنحضرت نہ کسی بلا سے منحرف ہوے اور نہ عطا سے منصرف اور
کہا کہ آنحضرت کو کوئی مقصود و مقصد سوا اللہ تعالی کے نہ تھا اور کہا بعضے بزرگون نے کہ جو کوئی چاہے
یہ کہ دیکھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اون لوگونمین سے کہ حضرت کے زمانہ مین نہ تھے پس چاہیے
کہ دیکھے قرآن کو پس نہین فرق ہی قرآن کے دیکھنے مین اور آنحضرت کے دیکھنے مین یعنے سراسر متصف ہے ۱۴
حضرت باوصاف قرآن پس جسنے قرآن کو دیکھا گویا حضرت کو دیکھا اور بعض نے کہا کہ [illegible]
رسول علیہ السلام کا تو عمل کرے اونکی سنت پر خصوصاً اوس جگہہ کہ مٹ گئی ہو سنت [illegible]
اسلیے کہ حیات رسول علیہ السلام کی بعد وفات اونکیے وہ حیات اونکی سنت کی ہی اور جسنے جلایا
پس گویا کہ جلایا سب لوگونکو اور منجملہ اخلاق آنحضرت علیہ السلام کیے یہ تھا کہ جو فرمایا صِلْ مَنْ
قَطَعَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَآءَ اِلَیْکَ اسلیے کہ آنحضرت علیہ السلام
امت کو اوسیکا حکم کرتے تھے جسپر آپ بھی عمل کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَاِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ
فِی الْجَنَّۃِ لَا مَحَالَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَسُوْءَ الْخُلُقِ فَاِنَّ سُوْءَ الْخُلُقِ فِی النَّارِ لَا مَحَالَۃَ یعنے لازم
کرو اپنے پر حسن خلق کو اسلیے کہ حسن خلق والا جنت مین ہوگا بالضرور اور بچاؤ اپنے تئین بدخلقی
سے اسلیے کہ بدخلق آگ جہنم مین ہوگا بالضرور تمام ہوا مضمون ردیف الیا کا اور شرح [illegible]

ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ... مخلوق سے خلائق ...

پر بسبب یا صحبت کے کچھہ اخلاق حسنہ حاصل نہین ... بلکہ محض عطاے الہی سے تھا

اور اسلیے ہمیشہ روشن تھے انوار معارف کے آپ کے قلب مبارک مین یہان تک کہ پہنچے نہایت

... خصلتون حمیدہ کی کمال عقل کا تھا اسلیے کہ عقل ہی سے فضیلتین حاصل

ہوتی ہین اور بری باتون سے ... کہا وہب بن منبہ نے کہ پڑھا مینے اکہتر کتابون مین کہ

اللہ تعالے نے نہین دی تمام آدمیون کو ابتداے دنیا سے انتہا تک عقل کامل مثل عقل آنحضرت صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت کو سب سے زیادہ عقل کامل عطا ہوئی تھی اور عوارف المعارف مین لکھا

ہی کہ عقل کے سو جزء ہین ننانوین جز تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوے ہین اور ایک

جزو تمام مومنون کو پس ایسے عقل العقلا کی پیروی کرنی چاہیے اونکے افعال و اقوال در سیرت

و اخلاق وغیرہا مین کچھہ بیان اونکا یہ ہوتا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاپوش اپنی گانٹھہ لیتے اور

کپڑون مین پیوند لگاتے اور اپنے گھر کا کام کرتے اور کاٹتے گوشت گھر والونکے ساتھہ اور کسیکے منہ سامنے نکرتے

نگاہ اپنی یعنے بسبب حیا کے اور قبول کرتے دعوت آزاد اور غلام کی اور قبول کرتے ہدیہ بہیجے تحفہ

یا ہو کسیکا اگرچہ ایک گھونٹ دودہ کا ہوتا یا ران خرگوش کی اور بدلے مین اوسکے آپ بھی کچھہ دیتے

اور کھاتے اوس ہدیہ کو اور نہ کھاتے صدقہ کو اور پتھر باندھتے اپنے پیٹ پر بسبب بھوک کے اور

کھاتے جو کچھہ حاضر ہوتا اور نہ پھیرتے جو کچھہ پاتے اور نہ پرہیز کرتے حلال کھانے سے اور اگر پاتے بھونا

گوشت تو کھا لیتے اور اگر پاتے روٹی گیہون کی یا جو کی تو کھا لیتے اور اگر پاتے حلوا یعنے میٹھا

یا شہد تو کھا لیتے اور اگر پاتے فقط دودہ بغیر روٹی کے اوسپہ اکتفا کرتے اور اگر پاتے تربوز یا

کھجور تازہ اوسکو کھا لیتے نہین کھاتے تکیہ لگا کر اور نہین کھایا ... روٹی سے

تین دن ... یہانتک کہ ... اور کھاتے ... گھر کے لوگ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کی روٹی سے ... یہانتک کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی ... ابوہریرہ ایک قوم پر ... آگے اونکے رکھی تھی ... بریان

15

پس بلایا اونھون نے انکو پس انکار کیا ان نے کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دنیا سے اور نہین سیر ہوئے آپ جوکی روٹی سے انتہی اور یہ بات بسبب ایثار کے تھی کہ اورونکو کھلاتے
اور آپ نکھاتے نہ بسبب فقر کے اور نہ بخل کے اور آنحضرت بڑے متواضع تھے سب لوگونمین اور بڑی
سکینت و وقار رکھتے تھے بغیر تکبر کے نہین ہول لاتی آپکو کوئی چیز امور دنیا مین سے اور پہنتے آپ
جو کچھہ پاتے کبھی کملی چھوٹی سی کبھی چادر حبرہ یا نیا اور کبھی جبہ صوف کا پہنتے غرض کہ جو کچھ مباح
کپڑا پاتے پہنتے اور چھاپ حضرت کی چاندی کی تھی پہنتے اوسکو داہنی چھنگلیا مین یا بائین مین اور
سوار کرتے پیچھے اپنے غلام اپنے کو یا اور کسیکو اور سوار ہوتے اوس سواری پر کہ میسر ہوتے کبھی
گھوڑے پر کبھی اونٹ پر کبھی خچر پر کبھی حمار پر اور کبھی چلتے پیادہ یا ننگے پاؤن بغیر چادر اور عمامہ اور ٹوپی
کے یعنے بیان جواز کے لیے اور خوش طبعی کرتے لیکن نہ کہتے سوا بات حق کے ہنستے حضرت بغیر
ٹھٹھے مارنے کے دیکھتے لعب یعنے کھیل مباح کو پس انکار نکرتے اوسپر اور مسابقت کرتے اپنے اہل کے
ساتھہ اور تھین حضرت کے لیے اونٹنیان اور غنم یعنے بکریان اور دنبیان قوت حاصل کرتے اوسے
اپنے لیے اور اپنے اہل کے لیے اور تھے حضرت کے لیے غلام اور لونڈیان فوقیت نہ ڈھونڈتے اونپر
کھانے اور پہننے مین تشریف لیجاتے اپنے اصحاب کے باغونمین اور نہ حقیر جانتے کسی فقیر کو بسبب
فقر اوسکے اور نہ ڈرتے کسی بادشاہ سے بسبب سلطنت اوسکے بلاتے ہر ایک کو طرف دین خدا کے
ایک ہی طرح کا بلانا اور جسوقت ملتے کسی سے اپنے اصحاب مین سے تو پہل کرتے اوس سے مصافحہ
کے پھر پکڑتے ہاتھہ اوسکا بیچ تشبیک کرنے اوس سے یعنے اونگلیان اپنی اوسکی اونگلیونمین داخل
کرتے پھر اچھی طرح بھینچتے ہاتھہ کو اور نہین بیٹھتا تھا کوئی پاس حضرت کے اس حالت مین کہ
آپ نماز پڑھتے ہوتے یعنے نفل مگر کہ ہلکی کرتے نماز اپنی اور متوجہ ہو بیٹھتے اوسکی طرف پھر فرماتے
کہ تجکو کچھہ حاجت ہی پھر جب فارغ ہوتے اوسکی حاجت روائی سے تو پھر نماز پڑھنے لگتے اور تھا
اکثر بیٹھنا آپکا اسطرح کہ کھڑی کرتے دونون پنڈلیان اپنی اور تھامتے اونکو دونون ہاتھہ سے گھیر کر
مشابہ حبوہ کے اور نہین پہچانی جاتی حضرت کی جگہہ بیٹھنے کی جگہہ بیٹھنے ۔۔ ر باونکے سے اپنے ممتاز نہین

16

... لی بیٹھنے کی جگہ ... پاتے مجلس میں
وہین بیٹھ جاتے ... تکبر کی سند تکیہ لگا کر ... بیٹھتے اور اکثر بیٹھنا
حضرت کا رو بقبلہ تھا ... فرمایا حضرت نے خیر المجالس ما استقبل بہ
القبلۃ اور جب ... کرتے حضرت تو کلام کرتے ہمنشین آپ کے یعنے خاص ہمنشین اور
نہین ... صحابہ حضرت کے پاس حدیث مین یعنے جو آپ فرماتے وہ قبول کرتے چون
و چرا نکرتے اور نہین کھاتے تھے آپ گرم کھانا اور فرماتے کہ یہ برکت والا نہین ہی اور بلا شبہہ
اللہ تعالے نے نہین حکم کیا ہی ہمکو آگ کے کھانیکا پس ٹھنڈا کرو اوسکو اور کھاتے تھے آپ اپنے
آگیسے یعنے نہ لوگونکے آگیسے اور کھاتے آپ تین انگلیونسے یعنے انگوٹھے اور اوسکے پاس کی
دو انگلیونسے تاکہ نوالہ چھوٹا لیا جاوے اور کبھی چوتھی انگلی بھی لگا لیتے اور نہین کھاتے
دو انگلیونسے اور فرماتے کہ یہ کھانا شیطان کا ہی اور کھانیکے بعد انگلیان چاٹتے اور باسن کو
بھی خوب صاف کرتے اور حضرت صلعم جب بیٹھتے لوگون کے ساتھ اگر وہ کلام کرتے آخرت کا آپ بھی
انکے ساتھ وہی ذکر کرتے اور اگر ذکر کرتے کھانے یا پینے کا آپ بھی اونکے ساتھ وہی ذکر کرتے اور
اگر ذکر کرتے دنیا کا تو آپ بھی وہ ذکر کرتے بسبب رفاقت اور تواضع کے ساتھ اونکے بیٹھتے اور
اونکے پاس اور صحابہ کبھی شعر پڑھتے آپکے سامنے یعنے خوش مضمون توحید وغیرہ کے اور ذکر کرتے
بعضی چیزونکا امر جاہلیت سے یعنے قبائح اور حماقت کفر کے حالت کی بیان کرتے اور ہنستے پس
حضرت ... مسکراتے جب وہ ہنستے اور نہ منع کرتے حضرت صحابہ کو مگر حرام سے اور افعال و احوال
حضرت کے تفصیل سے احیاء العلوم مین مذکور ہین اور کتاب مسامرات مین شیخ محی الدین
نے ذکر کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نرالے لوگونکا ذکر نہین ...
... قوم کے ... رنگ کی اور ... کرتے اوسکو اون پر ...
... اخلاقی ... گیری کرتے اپنے اصحاب کی ... لوگونسے
... انکے پاس ... کو اور توقیر کرتے ... اوسکو ... اور ...

جاتے اوسکو اور جامع صغیر سیوطی مین ہے کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا تعار
واذا نعس تکلم بھتک اور اوٹھاتے اور لاتے حضرت پانی زمزم کا اور بات اصلاح کرتے
کہ حضرت اگر کوئی کتنا چاہتا فرمانے لیتا اوسکو یعنی لفظ اوتنا چھوڑ سکا اور وضح ہوتے جلد جلد
بات نکرتے اور حضرت کو پسند تھا دیکھنا سبزا اور پانی جاری کا اور تفصیل اسکی کتب شمائل
نبویہ اور اخلاق محمدیہ مین ہی تمام ہوا مضمون شرح طریقہ محمدیہ کا اور تنبیہ المغترین میں عبد الوہاب
شعرانی نے لکھا ہی کہ جمع کین یحیی ابن معاذ نے کچھ صفتین مومنون کی کہ مومن مین یہ صفتین
حاصل ہون تو مومن کامل ہو بہت حیا والا ایذا نہ دینے والا کثیر الخیر مفسد نہو سچی بات کا
کثیر العمل راہ حق سے نہ ڈگنے والا قلیل الفضول یعنی زائد حاجت سے کلام اور کام نکرتا
ناتے داروں سے بہت سلوک کرنیوالا ملاپ رکھنے والا یعنی ناتے داروں غیرہ سے وقار
رکھنے والا بڑا صبر و توکل کرنیوالا بہت راضی اللہ تعالے سے جب تنگ رزق ہو شاکر اور بردبار
رفوق یعنی رفاقت کرنیوالا بھائی مسلمانوں سے بہت عفو کرنیوالا شفقت کرنیوالا بہت
کرنیوالا نہ بکبکا و کرنیوالا نہ عیب کرنیوالا نہ چغلخور نہ غیبت کرنیوالا نہ جلد باز
نہ کینہ اور بغض رکھنے والا نہ عجب کرنیوالا کہ اچھا کام کر کر اترا اوکہ مجھو سا دیگر
رکھنے والا دنیا مین نہ طویل الامل کہ بڑی آرزو رکھتا ہو زندگانی دنیا اور
اور غفلت رکھنے والا نہ ریاکار کہ لوگون کے دکھانیکو عبادت کرے نہ منافق نہ بخیل ہشاش
بشاش اور نہ جاسوسی کرنیوالا اور نہ حساس یعنی ٹوہ لینے والا اللہ کا ان محبت رکھنے والا
بغض رکھنے والا اللہ زاد اوسکا تقوی ہو یعنی توشہ راہ آخرت کا تقوی ہو اور ہمت اوسکی
عقبی ہو اور ہمنشین اوسکا ذکر خدا ہو اور حبیب اوسکا مولی اوسکا ہو اور سعی و کوشش اوسکی آخرت
کے لیے ہو نہ تکبر اور غرور کرنیوالا مستقیم سنت و جماعت پر اور ذکر کیے مانند انکے بہتیرے صفات ہیں انتہی
اور رباعی سید ابو نجیر رحمہ اللہ کی بھی خوب جامع ہی اس باب مین ہے خواہی کہ شود دل تو چون
آیینہ + دہ چیز برون کن از درون سینہ + حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت + بخل

[illegible] ولقینہ ایضاً [illegible]

ہ بہتی فرمانعلیم [illegible] صبر وشکر و قناعت و تسلیم و یقین [illegible] تفویض و تنوع رضا و تسلیم

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ سب ہووین تجہین پس نہین

ضرر تجکو فوت ہونے دنیا کا یعنے محافظت امانت کی اور سچ بات او رحسن خلیقہ یعنے

[illegible] طبیعت و نیک خلقی اور پرہیزگاری کہانے مین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

آلہ وسلم نے رزین صحابی کو کہ کیا نہ بتاؤن تجکو مدار اس کام یعنے دین کا وہ جو پہنچے تو سبب

اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والونکی یعنے ذکر کے لیے اور جب

تنہا ہووے تو بس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر خدا کے اور دوستی

[illegible] اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابو رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا

[illegible] گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے

سب [illegible] کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین ای رب ہمارے اِنّہٗ وَصَلَ فِیکَ

[illegible] یعنے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے

تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو بیچ کرنے ان سب چیزونکے تو کر اور فرمایا آنحضرت نے

یکدن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْیُوا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ یعنے حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا کہا

صحابہ نے کہ بلاشبہہ ہم حیا [illegible] ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا آنحضرت نے

نہین ہی یہ یعنے نہین ہی حق حیا کا [illegible] کرتے ہین لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے

تو چاہیے [illegible] محفوظ رکھے سر کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا ہی سر نے اور چاہیے کہ

محفوظ رکھے پیٹ کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور

[illegible] اور بوسیدہ ہونیکو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت کو ترک کرے زینت دنیا کی پس

جو کوئی کرے [illegible] پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم نے کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین نہووے ایک انمین سے اون تین سے کتا بہتر ہی اوس سے

١٩

پرہیزگاری کہ باز رکھے اسکو خدا عزوجل اور حرام چیزون سے یا حلم کہ ...
اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق کہ زندگانی بسر کرے بسبب اوسکے لوگون بیچ یہ
روایت جامع صغیر مین ہی اور باقی اوپر کی مشکوۃ مین الحمد للہ اولاً و آخراً
وظاہراً و باطناً والصلوۃ علے نبینا محمد و آلہ و اصحابہ ابداً ابدا
برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

الحمد للہ کہ بفضل رب کریم کتاب مستطاب مسمّی خلق عظیم تالیف لاانا نواب محمد قطب الدین ...
دہلوی شہر کانپور مطبع نظامی مین باہتمام اقل الانام محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان علیہ الرحمۃ
والغفران فی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۱۲۸۶ھ ہجری مین مطبوع طبع خاص و عام مفید خواص و عوام ہوا اللہ تعالی
خدای عزوجل ہمین اس کتاب کے انتساب کے سبب مسلمانون کو اخلاق حمیدہ محمدیہ سے ظاہراً و باطناً بہرہ اندوز
وسعادت آموز فرماوے بحبیبہ و آلہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فقط

اشتہار

یہ کتاب بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ء بھی رجسٹری گورنمنٹ مین داخل ہوی کوئی شخص بدون
اجازت عاجز کے قصد چھاپنے کا نکرے فقط

وجہ ختم خاتمہ

واسطے سند اظہار کے کہ یہ کتاب چھپی ہوی مطبع نظامی کی ہے مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گیے فقط

العبد
عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان ...